1

آسان زبان میں نوجوانوں کے لئے ایک مختصر نصاب

تلاوت نور

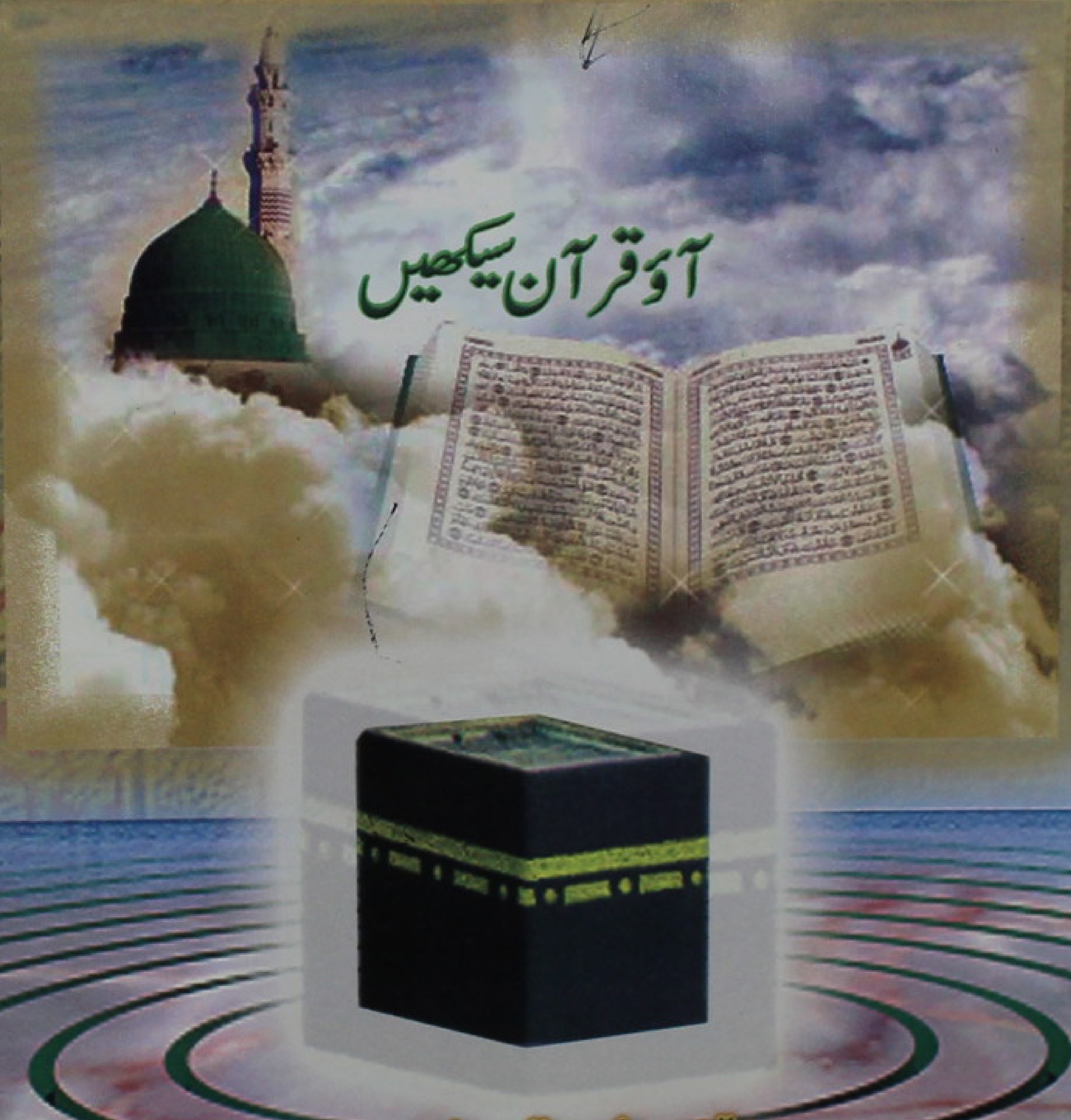

تلاوت نور

آؤ قرآن سیکھیں

التماس سورہ فاتحہ

برای ایصال ثواب سید محمود حیدر نقوی بن مولانا انور حسین نقوی مرحوم

(بانی وایڈیٹر حدیث دل، دہلی)

نور اسلامک مشن

noorislamicmission@yahoo.com

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ

(مستدرک الوسائل، ج۴،ص۲۳۵)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے۔

Tilawat-e-Noor

(Lets Learn Quran)

نام کتاب : تلاوت نور

پیشکش : نور اسلامک مشن

سن اشاعت : ۲۰۰۹ (بار سوم)

تعداد : ۱۰۰۰

مطبع : آئی۔اے۔ پرنٹرس، دہلی-۱۱۰۰۵۱

ناشر : نور اسلامک پبلی کیشنز، دہلی-۱۱۰۰۵۱

ملنے کے پتے:

۱۔ نور اسلامک مشن، ایران، قم المقدسہ، مدرسہ مبارکہ حجتیہ Ph : +98-9125516597

۲۔ سی ۱۶، نیو برج پوری، دہلی-۱۱۰۰۵۱ Ph : +91-9818108272

۳۔ حیدر منزل، 536/36، احاطہ مرزا علی خاں، حسین آباد، لکھنؤ-3

فہرست

سید محمود نقوی، پرنم آنکھوں سے خراج عقیدت ۵

۱۔ مقدمہ ۱۰

۲۔ دعائے قرأت قرآن ۱۲

۳۔ پہلا سبق ﴿حروف تہجی﴾ ۱۴

۴۔ دوسرا سبق ﴿حرکات﴾ ۱۶

۵۔ تیسرا سبق ﴿زبر ـَ﴾ ۱۷

۶۔ چوتھا سبق ﴿زیر ـِ﴾ ۱۹

۷۔ پانچواں سبق ﴿پیش ـُ﴾ ۲۰

۸۔ چھٹا سبق ﴿الفِ مدّی﴾ ۲۱

۹۔ ساتواں سبق ﴿یائے مدّی﴾ ۲۳

noorislamicmission@yahoo.com

۱۰۔ آٹھواں سبق ﴿واوِ مدّی﴾ ۲۵

۱۱۔ نواں سبق ﴿سکون ْ﴾ ۲۷

۱۲۔ دسواں سبق ﴿دو زیر ٍ﴾ ۲۸

۱۳۔ گیارہواں سبق ﴿دو پیش ٌ﴾ ۳۱

۱۴۔ بارہواں سبق ﴿دو زبر ً﴾ ۳۲

۱۵۔ تیرہواں سبق ﴿تشدید ّ﴾ ۳۳

۱۶۔ چودہواں سبق ﴿حروف مقطعات﴾ ۳۵

۱۷۔ پندرہواں سبق ﴿تجوید قرآن﴾ ۳۸

۱۸۔ سولہواں سبق ﴿مخارج حروف﴾ ۴۰

۱۹۔ سترہواں سبق ﴿زبان﴾ ۴۲

۲۰۔ اٹھارہواں سبق ﴿ہونٹ اور ناک﴾ ۴۴

۲۱۔ انیسواں سبق ﴿الف اور ہمزہ﴾ ۴۵

۲۲۔ بیسواں سبق ﴿وقف و وصل﴾ ۴۶

۲۳۔ دعائے ختم قرآن ۴۸

باسمہ تعالی

سید محمود نقوی

پرنم آنکھوں سے خراج عقیدت

کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون (سورہ عنکبوت/ ۵۷)

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور پھر تم کو واپس میری ہی بارگاہ میں آنا ہے۔

موت ایک ایسی تلخ حقیقت کا نام ہے جسکا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔کائنات کی ہر شئی ''کل من علیها فان'' کی مصداق نظر آتی ہے۔مگر اس فنا کا تعلق کس شئی سے ہے اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اگر فنا ہونے والا فانی شئی کے لئے اپنے آپ کو فنا کر رہا ہے تو واقعا وہ فنا ہو جائیگا، لیکن اگر وہ فانی اپنے آپ کو باقی رہنے والی شئی کے لئے فنا کر رہا ہے تو جب تک باقی باقی رہیگا، فانی بھی باقی رہیگا۔اسی لئے کہا گیا ہے ''فنافی البقاء یوجب البقاء'' بقا میں فنا موجب بقا ہے۔

اہل بیت علیہم السلام نے اپنے آپ کو خدا کی ذات میں فنا کر دیا اس لئے جب تک خدا باقی اس وقت

ل اہل بیت علیہم السلام کا وجود باقی رہیگا۔ نہ خدا کو فنا نہ ہی اس کی محبت میں فنا پانے والوں کو فنا۔ بالکل اسی طرح سے جن لوگوں نے اپنے آپ کو اہل بیت علیہم السلام کی محبت میں فنا کر دیا حقیقت میں یہ لوگ باقی ہیں، کیوں کہ باقی میں فنا ہوئے ہیں اور اس بقا کا ایک مصداق ذکر خیر کا باقی رہنا ہے، اس لئے جب تک خدا کا ذکر ہے، اس وقت تک اہل بیت علیہم السلام کا ذکر قائم و دائم رہیگا، اور جب تک اہل بیت علیہم السلام کا ذکر قائم و دائم ہے اس وقت تک انکے نام پر فنا ہونے والوں کا ذکر باقی رہیگا۔

سید محمود حیدر نقوی مرحوم نے خدمت اہل بیت علیہم السلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اس لئے آقا کے طفیل میں غلام کا بھی ذکر قائم و دائم رہیگا۔ اور اس خدمت کے عوض میں جو اجر و ثواب بارگاہ اہل بیت علیہم السلام سے انہیں عطا ہوا، اس کا اظہار مرحوم نے خود اس انداز سے کیا:

دل میں غم حسینؑ کی دولت لئے ہوئے   جنت گیا تو کربو بلا ساتھ لے گیا

سب کو فنا ہے مگر جو در اہل بیت علیہم السلام سے متمسک ہو جائے اسکو حیات جاودانی مل جاتی ہے۔

ویسے تو عربوں انسان اس چمکتی دمکتی دنیا کی زینت بنے ہوئے ہیں اور آمد و رفت کا یہ سلسلہ تا صبح قیامت جاری و ساری رہیگا۔ مگر اس دنیا سے جانے والوں میں فرق ہے۔ عام افراد جب اس دنیا سے جاتے ہیں تو بڑی خاموشی سے یہ سفر طے کر لیتے ہیں، اور انکے جانے کا غم وقت اور افراد کے اعتبار سے بہت ہی محدود ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کا تذکرہ بھی زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہتا۔ وقت کا پہیا انکے تذکروں کو فراموشی کے قبرستان میں دفن کر کے فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے اور پھر کسی کو فاتحہ پڑھنا بھی یاد نہیں رہتا مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنکے جانے کا غم کسی خاص طبقہ کو متاثر کرتا ہے ایسے افراد کا ذکر اس وقت تک زندہ رہتا ہے جب تک وہ طبقہ اپنے اقدار کا محافظ بنا رہے۔ مگر ایسے افراد بہت ہی کم ہوتے ہیں جن کے جانے کا غم اتنا وسیع ہو کے جس سے معاشرے کا ہر طبقہ متاثر ہو۔ مرحوم سید محمود نقوی کا تعلق ایسے ہی لوگوں میں سے تھا جن کی خبر رحلت نے معاشرے کے ہر طبقہ کو متاثر کیا۔ شیعہ ہو یا سنی، ہندو ہو یا مسلمان، سکھ ہو یا عیسائی جس نے بھی اس خبر کو سنا برجستہ اسکی

بان پر یہ جملہ آیا کہ اس پستی کے دور میں جہاں قدم قدم پر انسانی اقدار کو پامال کیا جارہا ہو نقوی صاحب، شرافت وایمانداری اور تواضع وانکساری کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

مرحوم جس سے بھی ملتے اپنے اخلاق کے ایسے گہرے نقوش چھوڑتے کہ ملنے والا کبھی فراموش نہیں کر پاتا۔ گویا جس نبی عظیم ﷺ کے لئے قرآن کریم نے ''انک لعلی خلق عظیم'' کا قصیدہ پڑھا، اسی کی سیرت پر چلے۔ جن کی مدد کرتے تو پیکر اخلاص بن کر کبھی ذکر بھی نہ کرتے اور ''اگر میں نہ ہوتا...'' کا متکبرانہ جملہ کبھی زبان پر نہیں لاتے۔ گویا حکم قرآنی ''یا ایھا الذین امنو الاتبطلوا صدقتکم بالمنّ والاذٰی'' (سورہ بقرہ/۲۶۴) (اے ایمان والو اپنی خیرات کو برباد نہ کرو، احسان جتانے اور ایذا پہنچانے سے) کچھ اس طرح سے رچ بس گیا تھا کے کبھی بھی اس سے غفلت نہ برتی۔

دہلی انتظامیہ کے کئی اہم مناسب پر فائز ہو کر بلا تفریق مذہب وملت معاشرے کے ہر طبقہ کی خدمت کرتے رہے اور ''لا نرید منکم جزاءً وّ لا شکورا'' (سورہ دہر/۹) (نہ تم سے جزا چاہتے ہیں نہ ہی شکریہ) کی روشنی میں اہل بیت علیہم السلام کا کردار ہمیشہ پیش نظر رہا۔

مرحوم نے اپنی ساری زندگی اس اعتقاد کے ساتھ ''و ان لیس للانسان الا ما سعٰی'' (سورہ نجم/۳۹) (آدمی کو وہی ملتا ہے جسکی اس نے کوشش کی ہو) جدوجہد میں گزاردی۔ مذہبی کام ہو یا سرکاری، ادبی سرگرمیاں ہوں یا صحافت کی ذمہ داریاں جس کام کا بھی بیڑا اٹھایا اسے پورا کیا۔ کس نے ساتھ دیا اور کس نے چھوڑا، کس نے راہ میں الزام اور اتہام کے کانٹے بچھائے اور کس نے مدح وثناء کی کبھی اس کی پرواہ نہ کی۔ گویا قرآن مجید کا یہ بیان ''مایفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ و ھو العزیز الحکیم'' (سورہ فاطر/۲) (اللہ اپنی رحمت اگر بھیجنا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا، اور اگر وہ روکنا چاہے تو کوئی دوسرا بھیج نہیں سکتا، اور وہ غالب وحکمت والا ہے) ہمیشہ انکے لئے مشعل راہ بنا رہا۔ بس ایک ہی مقصد تھا، ایک

لگن تھی کہ کام کو انجام دینا ہے، ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔

مرحوم نے اپنی علالت کے دوران بتایا کہ جب 'رٹائر' ہوئے تو آپ کے سرکاری رکارڈ میں پچھلے دس سال سے کسی بھی چھٹی کا کوئی اندراج نہ تھا۔ دفتر والے حیران تھے اور سمجھ رہے تھے کہ شائد رکارڈ کچھ ادھر ادھر ہو گیا ہے، مگر جب تحقیق ہوئی تو اس حقیقت سے پردہ اٹھا کہ پچھلے دس سال سے کوئی چھٹی نہیں لی تھی۔

ہاں، بالآخر کام کرتے کرتے انسان تھک ہی جاتا ہے۔ حوصلے جتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں آخر کار مسافر کو تھکن کا احساس ہو ہی جاتا ہے، اور ایسے تھکے ہوئے مسافر کو راحت و آرام صرف و صرف لقائے الٰہی سے ہی ملتا ہے۔ اور یہ لقائے الٰہی حقیقت میں عمل صالح کا وہ قیمتی نتیجہ ہے جس کی تمنا ہر مرد مومن کو کرنا چاہئے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا "فمن کان یرجوا لقاء ربّہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربّہ احدا" (سورہ کہف/۱۱۰) (جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال انجام دیتا رہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک قرار نہ دے۔)

ہاں! سفر تمام ہوا اور مسافر اپنی منزل کو پہنچا مگر اسنے اپنے پیچھے سب کے لئے عظیم میراث چھوڑی۔ اپنے گھر والوں کے لئے نیک نامی اور شرافت کی ایسی میراث جس کو کوئی بھی غاصب کبھی غصب نہیں کر سکتا (مرحوم کی ڈائری سے اقتباس)۔

بچوں کے لئے 'شریر بلی' اور 'بطخ کا بچہ' جیسی کہانیوں کی کتابیں چھوڑیں۔ جب تک بچے ہیں تب تک یہ کہانیاں ہیں اور جب تک یہ کہانیاں ہیں تب تک مرحوم کا نام زندہ رہیگا۔

نوجوانوں کے لئے "کردار کا جادو" بطور میراث چھوڑا، جس میں معصومین کی زندگی کے وہ واقعات جس میں انسانی اقدار اور اخلاق کو نظم کی شکل میں اس طرح سے بیان کیا کہ بار بار پڑھنے کا جی چاہے۔ کردار کا جادو حقیقت میں کردار اہل بیت علیہم السلام کا وہ جیتا جاگتا معجزہ ہے جو محمود حیدر نقوی

بشہ زندہ رکھے گا۔ رثائی ادب میں ایسے گہرے نقوش چھوڑے جو ہر دور کے ادیب کے لئے ایک قیمتی سرمایہ بنے رہیں گے۔

مرحوم نے حق کی آواز کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے دل کی بات سنانے کے لئے ''حدیث دل'' کا سہارالیا۔ دس سال تک مسلسل 'حدیث دل' نکالتے رہے، اور اہل ذوق بڑے شوق سے پڑھتے رہے۔ مگر آخر کب تک بالآخر ۲۴ ستمبر ۲۰۰۹ء وہ تاریخ تھی کہ دل کی حرکت رک گئی، زباں خاموش ہوئی، قلم نے بھی ساتھ چھوڑا اور اسکے ساتھ ہی ساتھ حدیث دل کی دھڑکن رک گئی، اور رک گیا قلم حدیث دل لکھتے لکھتے...

ہاں حدیث دل کا بانی اس دار فانی سے کوچ کر گیا، مگر ایسی زندگی گزاری جیسی زندگی گزارنے کا حکم مولائے متقیان امام علی علیہ السلام نے دیا ہے ''خالطوا ناس مخالطة ان متم معها بكوا عليكم و ان عشتم حنوا اليكم'' (نہج البلاغہ، کلمات قصار) لوگوں کے درمیان اس طرح سے زندگی گزارو اگر تم مرجاؤ تو تم پر گریہ کریں اور اگر زندہ رہو تو لوگ تم کو تلاش کرتے رہیں۔ آج ہر آنکھ پرنم ہے اور دل غم زدہ۔

اپنوں کی تسکین قلب اور مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے نور اسلامک مشن کی مرتب کردہ یہ بے انتہا مفید کتاب شائع کی جارہی ہے، اس امید کے ساتھ کہ بارگاہ ایزدی میں قبول ہو جائے تو یقیناً مرحوم کے علوے درجات کا سبب بنے گی۔

خداوند عالم مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت میں جوار اہل بیت علیہم السلام، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

(مولانا) **سید رضا حیدر**

شوال المکرّم ۱۴۳۰ھ

noorislamicmission@yahoo.com

مقدمہ

عصر حاضر کی جدید ترقیوں کو دیکھتے ہوئے ''فن قرائت'' اور ''روخوانی قرآن'' کے ماہروں نے قرآن سیکھنے کے لئے ایک ایسا جدید طریقہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ بہت کم وقت میں قرآن خوانی سے ناآشنا شخص بڑی آسانی سے قرآن خوانی سیکھ سکتا ہے اور یہ ایک ایسا مجرّب طریقہ ہے جس کے ذریعہ اب تک ہزاروں کی تعداد میں لوگ قرآن پڑھنا سیکھ چکے ہیں۔ اگرچہ فارسی زبان میں اس نہج کی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن برصغیر ہند کے طلبہ اور علمائے کرام نے بھی اس نئے طریقہ کو سیکھا اور ہندوستان میں اب تک اچھی خاصی تعداد میں اسی نہج کے ذریعہ لوگوں کو قرآن پڑھنا سکھایا ہے۔ الحمدللہ اب تک یہ طریقہ بہت کامیاب رہا ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی لوگوں کو کتاب خدا سے مانوس اور نزدیک کرنے میں یہ نہج کارآمد اور مفید ثابت ہوگا۔ اس نہج کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ بلا کسی سن وسال کی قید کے ہر ایک قرآن پڑھنا سیکھ سکتا ہے کیونکہ اس میں جدید ٹکنیکل (Technical) طریقہ کو اپنایا گیا ہے تاکہ سیکھنے والے کو بغیر کسی مشقت کے بآسانی قرآن پڑھنا آجائے۔ اور اگر اس طریقہ کو اچھی طرح بتایا جائے اور سیکھنے والے بھی دلچسپی لیں تو دو دن میں بھی قرآن پڑھنا آسکتا ہے۔ البتہ اس تیز رفتاری کے لئے معلم اور متعلم دونوں کو محنت کرنی ہوگی۔ لیکن اکثر قرآن کے معاملے میں ایسا ہوتا ہے کہ معلم مہنتی ہوتے ہیں لیکن متعلم، خوش ذوقی کا اظہار نہیں کرتے۔ بہرحال اگر لوگوں کے درمیان قرآن فہمی اور قرآن خوانی کو رائج کرنا ہے تو حتی الامکان بہتر سے بہتر وسائل اور طریقوں کو بروئے کار لانا ہوگا۔

سردست کتابچہ جو نور اسلامک مشن کی پیشکش ہے صرف ایک راہنمائی اور ہدا۔

نیت رکھتا ہے اوراس میں صرف مختصر توضیح کے ساتھ مطالب کو معلم قرآن کے حوالے کیا جا ہے تا کہ وہ اس کو سمجھ کر لوگوں کو قرآن پڑھنا سکھا سکے۔ ذیل میں اس جزوہ سے متعلق چند ضروری باتیں قابل ملاحظہ ہیں، یہ وہ باتیں ہیں جن سے تقریباً آخر تک معلم کو سروکار رہے گا:

۱۔ جب تک تشدید کا درس مکمل نہ ہوجائے بہتر یہ ہے کہ معلم شاگردوں کے ہاتھ میں قرآن نہ دے۔

۲۔ ابتدا میں مثالوں کے حروف کو جدا جدا پڑھنا ہوگا۔

۳۔ سبق کی زیادہ سے زیادہ تکراراور مشق پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۴۔ اگر ممکن ہوتو زیر، زبراور پیش والے دروس کو ایک ہی دن میں پڑھایا جائے۔

۵۔ اسی طرح اگر ممکن ہوتو زیر، زبراور پیش کی مدّی آوازوں کو بھی ایک ہی دن میں سمجھایا جائے، اگر سیکھنے والوں کی استعداد اچھی ہوتو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ باتیں بتائی جاسکتی ہیں۔

۶۔ اگر ہوسکے تو بلیک بورڈ کا استعمال زیادہ ہواور تمام باتوں کی لکھ کر وضاحت کی جائے۔

۷۔ ہر روز سبق کے بعد کم ازکم مثالوں کی تین مرتبہ تکرار ضروری ہے۔

۸۔ ہر روز گزشتہ سبق سے سوال ہو، تا کہ پتہ چل سکے کہ کس حد تک شاگردوں نے مطالب کو حفظ کیا ہے اور سوالات بھی زیادہ دئے جائیں تا کہ طالب علم سبق پوری طرح سمجھ لے۔

۹۔ ہر سبق کے بعد یہ ضروری ہے کہ معلم شاگردوں کو تلقین کرتا رہے کہ اب وہ ربع قرآن، ثلث قرآن، نصف قرآن یا پورا قرآن پڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ اس کام کے ذریعہ انکی حوصلہ افزائی ہوگی۔

ہم خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ خدا اس امر خیر میں ہماری مدد فرمائے، اور قوم کے ہر بچے، جوان اور پیر میں قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی صلاحیت پیدا ہوجائے۔ (آمین)

نور اسلامک مشن

رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

بحار الانوار ج ۹۲ ص ۲۰۹ ح ۲

دعائے قرأت قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِكَ

خدایا! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ (قرآن) تیری طرف سے

عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَ كَلَامُكَ النَّاطِقُ

تیرے رسول محمد ابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل ہوئی کتاب ہے؛ اور تیرا کلام،

عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ، جَعَلْتَهُ هَادِیاً مِنْكَ إِلٰی خَلْقِكَ،

جو تیرے نبی کی زبان پر جاری ہوا؛ جسے تو نے اپنی طرف سے اپنی مخلوقات کے لئے ہادی قرار دیا

وَ حَبْلاً مُتَّصِلاً فِيْمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ عِبَادِكَ

اور اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان واسطہ بنایا؛

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ نَشَرْتُ عَهْدَكَ وَ كِتَابَكَ.

خدایا! میں نے تیرے دستور اور تیری کتاب کو کھولا ہے

اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِيْهِ عِبَادَةً

پروردگارا! پس میری نظر کو عبادت قرار دے

وَقِرَائَتِیْ فِیْهِ فِکْراً وَ فِکْرِیْ فِیْهِ اعْتِبَاراً

اور میری قرائت کو فکر اور میری فکر کو عبرت آموز بنا

وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنِ اتَّعَظَ بِبَیَانِ مَوَاعِظِکَ فِیْهِ

اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو تیری کتاب سے نصیحتوں کو قبول

وَاجْتَنَبَ مَعَاصِیْکَ وَلَا تَطْبَعْ عِنْدَ قِرَائَتِیْ عَلٰی سَمْعِیْ

اور گناہوں سے دوری کرتے ہیں اور تلاوت کے دوران میری سماعت کو سنگین نہ کر

وَلَا تَجْعَلْ عَلٰی بَصَرِیْ غِشَاوَةً وَلَا تَجْعَلْ قِرَائَتِیْ

اور میری بصارت پر غفلت کی چادر نہ ڈال اور میری تلاوت کو ایسا نہ بنا

قِرَائَةً لَا تَدَبُّرَ فِیْهَا بَلِ اجْعَلْنِیْ أَتَدَبَّرُ آیَاتِهٖ وَأَحْکَامَهٗ

جس میں غور وفکر نہ ہو بلکہ مجھے ایسا بنا کہ تیری آیات اور احکام میں غور وفکر کروں،

آخِذاً بِشَرَایِعِ دِیْنِکَ وَلَا تَجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْهِ غَفْلَةً

تیرے دین کی شریعت کا پابند بنوں اور میری نگاہ کو اس کتاب (کے معنی) سے غافل نہ کر

وَلَا قِرَائَتِیْ هَذَراً إِنَّکَ أَنْتَ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ.

اور میری تلاوت کو بے فائدہ نہ بنا، بے شک تو ہی مہربان رحم کرنے والا ہے۔

پہلا سبق

حروف تہجی

آواز	نام	آواز	نام	آواز	نام	آواز	نام
ا	الف	ب	باء	ت	تاء	ث	ثاء
ج	جیم	ح	حاء	خ	خاء	د	دال
ذ	ذال	ر	راء	ز	زاء	س	سین
ش	شین	ص	صاد	ض	ضاد	ط	طاء
ظ	ظاء	ع	عین	غ	غین	ف	فاء
ق	قاف	ک	کاف	ل	لام	م	میم
ن	نون	و	واو	ھ	ھاء	ی	یاء

نوٹ:

الف) ابتدا میں بلیک بورڈ پر "**الف**" سے "**یا**" تک تمام حروف تہجی کو لکھا جائے اور ان کے ساتھ ان کے عربی نام کو بھی لکھا جائے تا کہ شاگرد حروف کے نام اور انکی آوازوں میں فرق سمجھ سکے اور انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ عربی میں حروف کی تعداد ۲۸ ہے جنکو "**حروف تہجی**" کہتے ہیں۔

ب) اس مقام پر یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ اردو میں کچھ ایسے حروف پائے جاتے ہیں جو عربی میں نہیں ہیں بلکہ انکا استعمال اردو اور ھندی میں ہے اور قرآن مجید میں انکا کوئی استعمال نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ڈ (ڈال)، ڑ (ڑِ)، ژ (ژا)، چ (چا)، اور پ (پا) وغیرہ۔

ج) اس سبق میں کوشش یہی کی جائے کہ شاگرد پوری طرح حروف کو سمجھ لیں کیونکہ یہ پہلا سبق، آنے والے اسباق کے لئے بنیاد اور زینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا مشق کے عنوان سے زیادہ سے زیادہ حروف کو وہ لکھیں اور اسے اپنے ذہن میں محفوظ کریں۔

noorislamicmission@yahoo.com

دوسرا سبق

حرکات

قرآن مجید کے تمام حروف شروع سے آخر تک کچھ علامتوں کے ذریعہ پڑھے جاتے ہیں، عربی میں ان علامتوں کو ''حرکت'' کہتے ہیں اور اس کی جمع ''حرکات'' ہے۔ حرکات بنیادی طور پر تین طرح کی ہیں: فتحہ (زبر)، کسرہ (زیر) اور ضمہ (پیش)۔ پورا قرآن مجید انہیں تین علامتوں سے پڑھا جاتا ہے اور یہی تین علامتیں ہیں جنکی آوازیں ''مد'' کی شکل میں تبدیل ہو کر مدی حروف کو ایجاد کرتی ہیں۔

نوٹ: ضروری ہے کہ حرکات کو بیان کرتے وقت معلم خود ان کی آواز کو بھی شاگردوں کو بتائے تاکہ وہ حرکات کو انکی آواز کے ساتھ پہچان لیں اور اچھی طرح سے اس پر مسلط ہو جائیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ معلم حرکات کو ان کی علامتوں کے ساتھ لکھے نیز انکی تکرار بھی بہت ضروری ہے۔

فتحہ ـَ کسرہ ـِ ضمہ ـُ

تیسرا سبق

زبر ـَ

حرکات کے سبق کے بعد یہ تیسرا سبق زبر کی حرکت کا ہے۔اس سبق کی شروعات کے لئے ضروری ہے کہ معلم بورڈ پر ''الف'' سے ''یا'' تک حروف تہجی کو لکھے اور شاگردوں سے بتائے کہ حروف تہجی دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱) بڑے حروف

۲) چھوٹے حروف

اور سبق نمبر تین، چار اور پانچ میں صرف بڑے حروف سے سروکار ہے۔

اس کے بعد ''زبر'' کی حرکت کو تمام حروف کے اوپر لگایا جائے اور پھر حروف کو اس کی آواز کے ساتھ پڑھے، اور شاگردوں سے بھی اسکی تکرار کروائی جائے۔

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ سَ شَ صَ

ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ قَ كَ لَ مَ نَ وَ هَ يَ

noorislamicmission@yahoo.com

حروف کے اوپر حرکت کو لگانے کے بعد ان کی پہچان کے لئے ان کا ایک نام رکھنا ضروری ہے تاکہ سبق پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ لہذا وہ حروف جن پر "زبر" لگا ہو تو ان کا نام اَ بَ تَ ثَ...... ہوگا۔

مثالیں

ضَ رَ بَ	كَ تَ بَ	نَ صَ رَ
رَ فَ عَ	دَ فَ نَ	ذَ بَ حَ

مشق کو بورڈ پر لکھنے کے بعد معلم خود بھی پڑھے اور پھر شاگردوں سے اس کی تکرار کروائے اور دوسرے دن کے لئے انہیں اسی سبق کی مشق دے تاکہ دو سے تین مرتبہ شاگرد اپنی کاپی پر اس کو نام کے ساتھ لکھ کر لائیں۔

چوتھا سبق

زیر ــِــ

گذشتہ سبق میں ہم نے یہ بتایا کہ ''زبر'' لگانے کے بعد کس طرح حرف پڑھا جاتا ہے۔ اس سبق میں ہم یہ بتائیں گے کہ اگر حرف کے نیچے ''زیر'' لگا دیا جائے تو وہ کس طرح پڑھا جائے گا۔ لہذا اس سبق میں بھی ضروری ہے کہ پہلے شروع سے آخر تک بورڈ پر ''الف'' سے ''یا'' تک لکھا جائے اور پھر ان کے نیچے ''زیر'' کی حرکت لگائی جائے اور ہو بہو پچھلے سبق کی طرح اس کا بھی نام رکھے اور مثالوں کی تکرار کرے اور شاگردوں کو مشق کرائے۔

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ سِ شِ صِ

ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ کِ لِ مِ نِ وِ ہِ یِ

گذشتہ سبق کی طرح اس سبق میں بھی حروف کی شناخت کے لئے ان کا نام رکھے۔

لہذا وہ حروف جن کے نیچے ''زِیر'' لگا ہو تو ان کا نام اِ بِ تِ ثِ ...... ہوگا۔

مثالیں

اِ رَ مَ	اَ ذِ نَ	مَ لِ کِ	سَ مِ عَ
عَ لِ مَ	اَ فَ اَ مِ نَ	بِ یَ دِ ہٖ	کَ مَ ثَ لِ

پانچواں سبق

﴿پیش ـُ﴾

چوتھا سبق ''ضمہ'' (پیش) کا ہے اس سبق کے بھی تمام مراحل سابق سبق کی طرح ہیں۔ابتدا میں ''الف'' سے ''یا'' تک حروف تہجی بورڈ پر لکھے جائیں اور پھر ان کے اوپر ''پیش'' کی علامت لگائی جائے اور انکا ایک نام رکھا جائے۔

اُ بُ تُ ثُ جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ سُ شُ صُ

ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ لُ مُ نُ وُ ہُ يُ

آخر میں انکا نام رکھا جائے۔یعنی جن حروف پر پیش لگا ہوا نکا نام اُ بُ بُ ثُ......ہوگا۔

مثالیں

کُ تِ بَ	ھُ وَ	قُ تِ لَ	ضُ رِ بَ
نُ صِ رَ	ضَ عُ فَ	کَ رُ مَ	عُ لِ مَ

چھٹا سبق

الفِ مدّی

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ پورے قرآن کا دار و مدار تین حرکتوں ''زبر، زیر، اور پیش'' پر ہے۔ اور قرآن کے حروف کی دیگر تمام آوازیں انہیں تین حرکتوں سے بنائی جاتی ہیں۔ اس سبق میں یہ بتایا گیا کہ ''مدّی آوازیں'' کیسے بنائی جاتی ہیں۔

چھوٹے حروف تہجی کو بورڈ پر لکھنے کے بعد یہ بتایا جائے کہ اگر ''زیر، زبر اور پیش'' کی آوازوں کو ''مدّی آوازوں'' میں تبدیل کرنا چاہیں تو انہیں چھوٹے حروف کے ذریعہ ہی تبدیل کر سکتے ہیں اور یہ مندرجہ ذیل صورت میں ہوگا:

اب تک حروف تہجی پر اگر زبر لگتا تھا تو وہ اَ بَ تَ ثَ......بن جاتے تھے۔ لیکن اگر اسی اَ بَ تَ ثَ......کو ءَا بَا تَا ثَا...... میں بدلنا چاہیں تو ''زبر'' کے بعد ایک ''الف'' کا اضافہ کرنا ضروری ہے اور جب اس میں ''الف'' کا اضافہ ہو جائے تو اب اسے کشیدگی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

ءَا بَا تَا ثَا جَا حَا خَا دَا ذَا رَا زَا سَا شَا صَا

ضَا طَا ظَا عَا غَا فَا قَا كَا لَا مَا نَا وَا هَا يَا

noorislamicmission@yahoo.com

مثالیں

قَال	فَمَا	صَالِحُ	ضَارِبُ
شَاكِرُ	لَا إِلٰهَ	ءَامَنَ	جَاءَ
سَمٰوٰتِ	ظَالِمُ	عَالِمُ	صِرَاط

نوٹ: تمام مثالیں الگ الگ ہی پڑھی جائیں گی۔

ساتواں سبق

یائے مدّی

گزشتہ سبق میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح ''زبر'' کی آواز کو مدی آواز ءا بَا تَا ثَا...... میں تبدیل کرتے ہیں۔اس سبق میں ہم یہ بتائیں گے کہ کس طرح ''زیر'' کی آواز کو مدّی آواز ئِي بِي تِي ثِي...... میں تبدیل کریں گے۔

ابتدا میں چھوٹے حروف تہجی کو بورڈ پر لکھا جائے اور پھر اس کے نیچے ''زیر'' کی علامت لگائیں گے تو ان کی آواز اِ بِ تِ ثِ...... ہو جائے گی پھر اس کے بعد اس میں ایک ''ي'' کا اضافہ کر دیں تو وہ مدّی آواز ئِي بِي تِي ثِي...... میں تبدیل ہو جائے گی

گزشتہ دروس کی طرح اس سبق کا بھی ایک نام رکھنا ضروری ہے۔لہذا اس سبق کا نام ئِي بِي تِي ثِي...... ہوگا۔

ئِي بِي تِي ثِي جِي حِي خِي دِي ذِي

رِي زِي سِي شِي صِي ضِي طِي ظِي عِي غِي

فِي قِي كِي لِي مِي نِي وِي هِي يِي

مثالیں

رَحِیمُ	حَمِیدُ	کُلِي	فِی مَا
سَاجِدِینَ	صَابِرِینَ	وَأُقِیمَ	کَرِیمُ

آٹھواں سبق

واوِ مدّی

گزشتہ سبق میں ہم نے یہ بتایا کہ کس طرح ئِي بِي تِي ثِي...... بنایا جاتا ہے۔اس سبق میں یہ بتائیں گے کہ کس طرح ''ءُ'' کو ہم ''ؤ'' بنائیں گے۔

ابتدا میں چھوٹے حروف تہجی کو بورڈ پر لکھا جائے پھر ان کے اوپر ''پیش'' لگا کر ان کو اُ بُ بُ ثُ...... بنایا جائے اور پھر ایک ''واو'' کا اضافہ کر کے ان کو ئُو بُو بُو ثُو...... بنایا جائے گا۔

جن حروف پر ''پیش'' کے بعد ''واو'' کا اضافہ ہو ان کا نام ئُـو بُـو بُو ثُو...... ہوگا۔

ئُو بُو تُو ثُو جُو حُو خُو دُو ذُو رُو

زُو سُو شُو صُو ضُو طُو ظُو عُو غُو

فُو قُو كُو لُو مُو نُو وُو هُو يُو

مثالیں

ظَلَمُواْ	قُولُواْ	قَالُواْ
أُولٰئِکَ	تُوبُواْ	یَقُولُونَ
حَامِدُونَ	یَفعَلُونَ	أُولیٰ

نوٹ: یہاں پر یہ بات بتانا ضروری ہے کہ جن حروف پر یہ (ْ) علامت لگی ہو، وہ حروف ''ناخوانا'' ہیں یعنی انکو پڑھا نہیں جائے گا۔

نواں سبق

سکون ـْ

سکون ایک ایسی علامت ہے جو حرف کے اوپر ہوتی ہے اور جس حرف پر بھی یہ علامت ہو، وہ حرف اپنی آواز سے نہیں پڑھا جائے گا بلکہ اس سے پہلے والے حرف کی حرکت کی آواز کو اس سے ملا دیا جائے گا اور وہ اپنے سے پہلے والے حرف کی آواز سے پڑھا جائے گا۔

قرآن مجید میں سکون کی علامت (ـْ) ہے۔

مزید توضیح کے لئے یہاں ایک مثال بیان کرنا ضروری ہے: کَ مْ

مذکورہ مثال میں کاف کی آواز میم سے ملائی جائے گی اور میم کو کاف سے ملا کر پڑھا جائے گا۔

نوٹ: یہاں یہ توضیح اس لئے دی گئی ہے کہ معلم شاگردوں کو بھی اسی طرح بتائے۔

مثالیں

مِنْ	مُذَبْذَبِينَ	وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ	مِرْصَادُ	عَلَيْكُمْ
عَنْ	وَالْعِيرَ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ	غَفُوْرٌ	اَلْيَوْمَ

دسواں سبق

دو زیر ٍ

تعریف: تنوین در حقیقت ایک ایسا نون ساکن ہے جو پڑھا تو جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا ہے۔

تنوین تین طرح کی ہوتی ہے:

(۱) دو زبر ً

(۲) دو زیر ٍ

(۳) دو پیش ٌ

نوٹ: دو زیر اور دو پیش کی تنوین کو بتانے کے لئے بڑے حروف تہجی سے استفادہ کیا جائے گا لیکن دو زبر والی تنوین کے لئے چھوٹے حروف سے استفادہ کرنا لازمی ہے اور اس کے دو سبب ہیں جسے وقف کی بحث میں بیان کیا جائے گا، یہاں معلم کی جانکاری کے لئے اشارہ کے طور پر بیان کیا جا رہا ہے:

ا۔ کیونکہ اس میں ایک ''زبر'' کے ساتھ ایک ''الف'' کا بھی اضافہ ہوتا ہے جو

رف کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ جیسے اً باً تاً ثاً......۔

۲۔جب اس پر وقف کیا جاتا ہے تو یہ تنوین کی آواز ءا با تا ثا...... میں بدل جاتی ہے۔لہذا اس تنوین میں ''الف'' کا اضافہ ضروری ہے۔

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ابتدا میں ''الف'' سے ''یا'' تک بڑے حروف تہجی کو بورڈ پر لکھا جائے اور پھر انکے نیچے ایک ''زیر'' لگا کے انکو'' اِ بِ تِ ثِ......'' بنایا جائے اور پھر اس ''زیر'' کے نیچے ایک اور ''زیر'' لگا کر اس کو'' دو زیر'' والی تنوین میں تبدیل کر دیا جائے۔جو اس طرح ہو جائے گا اٍ بٍ تٍ ثٍ...... اور اس کا نام بھی یہی ہوگا۔'' اٍ '' درحقیقت '' اِنْ '' تھا اور اس کے ''نون ساکن'' کو تحریر میں طوالت کی وجہ سے ''تنوین'' میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

مثالیں

مُنِیرٍ	عَذَابٍ	غَلِیظٍ	یَوْمَئِذٍ
زَوْجٍ	کَرِیمٍ	مُخْتَالٍ	فَخُورٍ

noorislamicmission@yahoo.com

گیارھواں سبق

دو پیش ـٌ

گزشتہ سبق میں بتایا گیا کہ کس طرح اِ بِ تِ ثِ......کو''دوزیر'' کی تنوین میں بدلا جا سکتا ہے۔ اس سبق میں بھی بالکل اسی طرح اُ بُ تُ ثُ......کو ''دوپیش'' کی تنوین میں تبدیل کیا جائے گا۔

ابتدا میں بڑے حروف تہجی کو''الف'' سے''یا'' تک بورڈ پر لکھا جائے اور پھر ان پر''پیش'' لگا کر اس کو اُ بُ بُ ثُ...... بنایا جائے اور پھر ان کے اوپر ایک اور''پیش'' کا اضافہ کر کے ان کو''دوپیش'' والی تنوین بنایا جائے۔ پھر وہ حروف تہجی جو اُ بُ تُ ثُ......ہیں اٌ بٌ تٌ ثٌ......بن جائیں گے۔ اور اس سبق کا نام بھی وہی ہوگا۔

مثالیں

لَوْلَا كَلِمَةٌ	لَهْوٌ وَ لَعِبٌ	بِالْآيَاتِ
عَلِيمٌ	حَفِيظٌ	دَاحِضَةٌ

فَرِیقٌ	لُوٗلُوٗٗ	لَا خَوفٌ
سَمِیعٌ	بَصِیرٌ	رَحِیمٌ

نوٹ: مذکورہ مثالوں میں اور پر بیان گئے دو پیش کی جگہ " ٗ " علامت کو لگایا گیا ہے۔ لہذا امثال بیان کرتے وقت معلم اس علامت کی جگہ دو پیش ہی لگائے تا کہ مخاطبین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

noorislamicmission@yahoo.com

بارھواں سبق

دو زبر ـً

گذشتہ دروس میں ہم یہ بتا چکے ہیں کہ ''دو پیش''، ''دو زیر'' اور ''دو زبر'' کی تنوین میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ ''دو زبر'' میں ''زبر'' کے ساتھ ایک ''الف'' کا بھی اضافہ کرنا ضروری ہے حالانکہ تنوین کی بقیہ دو قسموں میں صرف ایک ''پیش'' اور ایک ''زیر'' کا اضافہ کرنا کافی ہے۔ اور ''دو زبر'' کے ساتھ ''الف'' کے اضافہ کرنا کا سبب ''وقف وسکون'' کی بحث میں بتایا جائے گا۔

ابتدا بورڈ پر ''الف'' سے ''یا'' تک چھوٹے حروف تہجی کو لکھا جائے پھر اس کے بعد ان پر ''زبر'' لگا کر انہیں اَ بَ تَ ثَ...... بنایا جائے گا اور پھر اس کے بعد ان پر ایک اور ''زبر'' اور ''الف'' کا اضافہ کر کے انہیں ءً ا بـاً تـاً ثـاً...... بنایا جائے گا۔ اور ان کا نام بھی یہی ہوگا۔

مثالیں

رِزْقاً	أَزْوَاجاً	ثَلٰثَةً
كَرِيماً	فَرِيقاً	حَلِيماً

تیرھواں سبق

تشدید (ـّ)

تعریف: تشدید ایک ایسی علامت ہے جو اگر کسی حرف پر آجائے تو وہ حرف دو بار پڑھا جائے گا، پہلے تو اپنے سے پہلے والے حرف کی آواز سے پڑھا جائے گا اور پھر خود اپنی آواز سے پڑھا جائے گا۔

تشدید کی علامت یہ (ـّ) ہے۔

دراصل تشدید کو حرف کی تکرار سے بچنے کے لئے لگایا گیا ہے، کیونکہ عربی ایک وسیع زبان ہے اور اہل لغت کی کوشش یہی رہی ہے کہ کم سے کم حروف اور الفاظ میں زیادہ سے زیادہ باتیں بیان کی جاسکیں۔ یہی وجہ تھی کہ ایک حرف کی جگہ انہوں نے ایک ایسی علامت لگادی جو اس حرف کی جانشینی کرے۔ ذیل میں اس کی اصلی صورت ملاحظہ ہو:

"اِنْ نَ" کو بنایا گیا "اِنَّ" اور نون ساکن کو ہٹا کر اس کی جگہ تشدید کی علامت لگادی گئی تاکہ وہ حذف شدہ حرف کی نیابت کرے۔

مثالیں

اِنَّ	عَمَّ	مَدَّ	اِنَّما
اَللّٰهُ	رَبِّي	رَبَّنَا	ءَامَنَّا
مَنَّ	فَذَكِّرُ	فَسَبِّحُ	كُلَّمَا

نوٹ: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تشدید والے حرف سے پہلے ایک ایسا حرف ہوتا ہے جس پر کوئی حرکت نہیں ہوتی، تو ایسی صورت میں وہ حرف ناخوانا ہوگا یعنی اسے نہیں پڑھا جائے گا۔ وَالشَّمْسِ. وَالضُّحٰى

چودھواں سبق

حروف مقطعات

جیسا کہ پہلے سبق میں بتایا جا چکا ہے کہ حروف تہجی کو دو طرح سے پڑھا جاتا ہے ایک تو انکے نام کے ذریعہ اور دوسرے انکی آواز کے ذریعہ اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ پورا قرآن حروف کی آواز کے ذریعہ پڑھا جاتا ہے سوائے چند حروف کے جو قرآن مجید کے بعض سورتوں کے آغاز میں واقع ہیں اور وہ اپنے نام کے ذریعہ پڑھے جاتے ہیں اور کیونکہ یہ حروف ایک ساتھ ہونے کے باوجود بھی الگ الگ پڑھے جاتے ہیں لہذا ان حروف کو "**حروف مقطعات**" کہا جاتا ہے یعنی وہ حروف جو ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

قرآن مجید کے ۱۱۴ر سوروں میں سے ۲۹ر سورے ایسے ہیں جن کی ابتدا میں یہ حروف واقع ہوئے ہیں اور انہیں انکے نام سے پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح متعدد سوروں میں انکی تکرار ہوئی ہے لہذا صرف ۲۹ر سوروں میں ۱۴ حروف مقطعات کے عنوان سے استعمال ہوئے ہیں۔ ذیل میں انکی مثالیں ملاحظہ ہوں:

مثالیں

ردیف	حرف	تلفظ کا طریقہ	سوروں کی تعداد	سوروں کے نام
۱	ص	صادْ	۱	ص
۲	ق	قافْ	۱	ق
۳	ن	نُونْ	۱	ن
۴	طه	طَاهَا	۱	طه
۵	طس	طَاسِینْ	۱	نّمل
۶	حم	حَامِیمْ	۷	غافر
۷	یس	یَاسِینْ	۱	یس
۸	الم	الف لام میم	۵	بقرة
۹	الر	الف لَامْ رَا	۱	توبة
۱۰	طسم	طا سین میم	۲	قصاص
۱۱	عسق	عین سین قاف	۱	شوریٰ
۱۲	المر	الف لَامْ مِیمْ رَا	۵	رعد
۱۳	المص	الف لَامْ مِیمْ صَادْ	۱	اعراف
۱۴	کهیعص	کَافْ هَا یَا عَیْنْ صَادْ	۱	مریم

ضروری بات:

جب حروف مقطعات کا سبق پڑھا دیا جائے تو اب بورڈ پر چھوٹی چھوٹی آیتیں لکھ کر شاگردوں سے کہا جائے کہ وہ انہیں پڑھیں اور اب ان سے یہ بھی کہا جائے کہ وہ اپنے ساتھ ایک قرآن رکھیں اور اسے دیکھ کر پڑھیں اور پھر تمام شاگردوں سے تھوڑا تھوڑا قرآن پڑھوایا جائے۔

پندرہواں سبق

تجوید قرآن

علم تجوید اور اسکی اہمیت وضرورت

تجوید کے معنیٰ ہیں بہتر اور خوبصورت بنانا۔

تجوید اس علم کا نام ہے جس سے قرآن مجید کے الفاظ اور حروف کی بہتر سے بہتر ادائیگی اور آیات وکلمات پر وقف وابتدا کے موارد معلوم ہوتے ہیں۔

البتہ یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر عرب وعجم پر علم تجوید کو سیکھنا ضروری ہے کیونکہ علم تجوید ہی وہ علم ہے جسے سیکھ کر ہم عربی زبان کے حروف وکلمات کو ان کے صحیح مخرج اور تلفظ کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں تا کہ فروعات کے فریضہ اول یعنی نماز کو صحیح عربی لحن میں ادا کیا جا سکے کیونکہ اگر کوئی شخص سیکھنے پر قادر ہو اور اس علم کو سیکھ کر اپنی نماز صحیح نہ کرے تو اس کی نمازیں باطل ہونگی اور بارگاہ الٰہی میں وہ گناہ گار محشور ہوگا۔ لہٰذا دیگر اسلامی معارف کے سیکھنے کے ساتھ ساتھ اس علم کا بھی سیکھنا ہر مسلمان پر عینی فریضہ ہے۔ اور علم تجوید کی اور اس کے فائدہ کو سب سے مختصر اور جامع الفاظ میں بیان کرنے کے لئے مولائے کائنات کے قول کو بیان کیا جا سکتا ہے، چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

''التجوید ھو حفظ الوقوف و اداء الحروف''

تجوید کلمات پر وقوف کے موارد کو پہچاننا اور انکی ادائگی کی کیفیت کو جاننا ہے۔

علم تجوید کی عظمت

علم تجوید کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ اگر کوئی علم تجوید نہ سیکھے تو کلام خدا کو صحیح طریقہ سے نہیں پڑھ سکتا ہے اور چہ بسا علم تجوید کے بغیر قرآن کی تلاوت، الفاظ وکلمات کے معنیٰ کو بدل دے۔ اور سب سے اہم مسلہ تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ فریضہ نماز کو عربی لحن میں انجام دے اور عربی لحن بغیر علم تجوید کے سیکھے نہیں آسکتا ہے۔ لہذا علم تجوید سے آشنائی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

تجوید کے شعبے

علم تجوید میں مختلف قسم کے مسائل سے بحث کی جاتی ہے کبھی قرآن کے الگ الگ حروف کے بارے میں دیکھا جاتا ہے کہ ان کے ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ کبھی مرکّب الفاظ کی ادائیگی کے بارے میں گفتگو ہوتی ہے اور کبھی پورے پورے جملے کے بارے میں بحث ہوتی ہے اس کے ادا کرنے میں وقف و وصل کے اصول کیا ہونگے اور انہیں کس طرح ادا کیا جائیگا۔

تجوید کے مسائل سے باخبر ہونے کے لئے ان تمام انواع واقسام پر نظر کرنا ہوگی اور ان سے باقاعدہ طور پر واقفیت پیدا کرنا ہوگی۔

سولھواں سبق

مخارج حروف

چونکہ علم تجوید میں قرآن مجید کے حروف سے بحث ہوتی ہے اس لئے انکا جاننا ضروری ہے۔

عربی زبان میں حروف تہجی کی تعداد ۲۹ ہے۔ٹ۔ڈ۔ڑ وغیرہ ہندی کے مخصوص حروف ہیں اور پ۔چ۔ژ۔گ فارسی کے مخصوص حروف ہیں ان کے علاوہ جملہ حروف تینوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

یہ حروف اپنے طرز ادا کے اعتبار سے مختلف قسم کے ہیں۔ان اقسام کے سلسلہ میں بحث کرنے سے پہلے ان مقامات کا پتہ لگانا ضروری ہے جہاں سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں اور جنہیں علم تجوید میں ''مخرج'' کہا جاتا ہے۔

مخارج حروف:

علماء تجوید نے ۲۹ حروف تہجی کے لئے جو مخارج بیان کئے ہیں ان کی تعداد ۲۷ ہے جنہیں مندرجہ ذیل پانچ مقامات سے ادا کیا جاتا ہے۔

(۱) فضاء دہن (۲) حلق (۳) زبان

(۴) ہونٹ (۵) خیشوم (ناک)۔

مختصر لفظوں میں ان حروف کے مخارج کی تعیین کی جاتی ہے۔ عملی طور پر صحیح تلفظ کرنے کے لئے اہل فن کا سہارا لینا پڑے گا۔

جوف دھن:

جوف دہن سے صرف تین حروف الف۔ واوَ۔ ی ادا ہوتے ہیں بشرطیکہ یہ ساکن ہوں جیسے'' جَوَادٌ۔ غَفُورٌ۔ کَرِیمٌ ''۔

حلق:

حلق کے تین حصّے ہیں:

۱۔ ابتدائی حصہ۔ اس سے خ۔ غ ادا ہوتا ہے۔

۲۔ درمیانی حصہ۔ اس سے ح۔ ع ادا ہوتا ہے۔

۳۔ آخری حصہ۔ اس سے ہ۔ ء ادا ہوتا ہے۔

سترہواں سبق

زبان

زبان

حروف کی ادائیگی کے لحاظ سے اس کے دس حصے ہیں۔

ا۔زبان کا آخری حصہ جب اپنے مقابل تالو سے مل کر جدا ہو تو اس سے ''قاف'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۲۔''قاف'' کے مخرج سے ذرا آگے کا حصہ جب اپنے مقابل تالو سے ملے تو ''کاف'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۳۔زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل تالو کے ملنے سے ''جیم'' ''شین''،''ی'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۴۔زبان کے کنارہ کو اپنے مقابل داہنی یا بائیں جانب کے داڑھوں سے ملانے سے ''ضاد'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۵۔نوک زبان کو تالو کے ابتدائی حصہ سے ملا کر جدا کرنے سے ''لام'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۶۔زبان کے کنارے کو تالو کی طرف، ''لام'' کے مخرج سے ذرا نیچے کے حصہ

سے ''ن'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۷۔نوک زبان کا نچلے حصہ اور تالو کے ابتدائی حصہ کو ملانے سے ''ر'' ادا ہوتی ہے۔

۸۔ زبان کی نوک کو جب سامنے کے اوپری دانتوں کے سرے سے ملایا جائے تو ''ط'' ''دال'' اور ''ت'' ادا ہوتی ہے۔

۹۔ زبان کی نوک کو سامنے کے نچلے دانتوں کی جڑ سے ملاکر ''ز'' ''س'' ''ص'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۔زبان کی نوک کا عقبی حصہ جب سامنے کے اوپری دانتوں سے ملایا جائے تو ''ث'' ''ذ'' ''ظ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

اٹھارہواں سبق

ہونٹ اور ناک

حروف کی ادائیگی کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ نچلے ہونٹوں کا اندرونی حصہ اور اگلے اوپری دانتوں کا کنارہ ملانے سے ''ف'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ دونوں ہونٹوں کے درمیان کے حصہ سے ''ب'' ''م'' ''واو'' کی آواز نکلتی ہے۔ بس اتنا فرق ہے کہ ''واؤ'' کی آواز ہونٹوں کو سکوڑ کر نکلتی ہے۔ اور ''ب'' ''میم'' کو ہونٹوں کو ملا کر ادا کیا جاتا ہے۔

ناک:

غنہ والے حروف ناک سے ادا ہوتے ہیں جو صرف نون ساکن اور تنوین ہے۔ شرط یہ ہے کہ ان کو غنہ کے ساتھ ادغام کیا جائے اور اخفاء مقصود ہو۔ نون اور میم مشدد کا بھی انہیں حروف میں شمار ہوتا ہے۔ نْ، ـً، نّ، مّ۔

انیسواں سبق

الف اور ہمزہ

ابتدا میں واقع ہونے والے ''الف'' کو قرآن مجید میں دو صورتوں میں لکھا جاتا ہے، یا تو اس پر ایک چھوٹا ''صاد'' (ؐ) بنا ہوتا ہے اور یا پھر اس کے اوپر ایک ''ہمزہ'' (ء) لگا ہوتا ہے۔ اگر اس پر چھوٹا ''صاد'' بنا ہو تو اس کی دو صورت ہے:

۱۔ اس سے پہلے کوئی کلمہ واقع ہے۔ ۲۔اس سے پہلے کوئی کلمہ واقع نہیں ہے۔

اگر اس سے پہلے کوئی کلمہ واقع ہو تو وہ الف تلفظ میں ساقط اور اسکے بعد والے حرف کو الف سے ماقبل والے حرف کی حرکت کے ساتھ پڑھا جائے گا جیسے وَالنُّونُ

اور اگر اس سے پہلے کوئی کلمہ واقع نہ ہو تو بعض حالات میں اس پر زبر اور بعض میں زیر اور پیش لگایا جاتا ہے جسکی وضاحت اونچی سطح پر پیش کی جائے گی اور اس ''الف'' کو ہمزۂ وصل کہا جاتا ہے جیسے وَالْقَمَرُ

اور اگر اس کے اوپر ''ہمزہ'' لگا ہو تو وہ جہاں بھی واقع ابتدا میں یا درمیان میں یا آخر میں وہ اپنی حرکت کے ذریعہ پڑھا جائے گا اور اسے ''ہمزہ قطع'' کہا جاتا ہے جیسے وأَنزَلْنَا

بیسواں سبق

وقف و وصل

قرآن مجید کی تلاوت کا سب سے اہم رکن وقف و وصل کے مقامات کو پہچاننا ہے۔ اگر وقف و وصل کے مقامات کا لحاظ کئے بغیر تلاوت کی جائے تو بسا اوقات معانی بدل جاتے ہیں اور پیغام الٰہی بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ وقف و وصل کے مقامات کو سمجھیں اور ان کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کریں۔

ذیل میں وقف و وصل کی وہ علامتیں جو قرآن کے اکثر مقامات میں سامنے آتی ہیں، قابل ملاحظہ ہیں:

شمارہ	علامت	علامت کا نام	علامت کے استعمال کا طریقہ کار
۱	☆	وقف	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے وہاں یہ علامت ہوتی ہے۔
۲	م	وقف لازم	اس مقام پر وقف لازم ہے ملا کر پڑھنے سے معنی بدل جائیں گے۔
۳	ط	وقف مطلق	اس مقام پر وقف کرنا بہتر ہے لیکن وصل بھی کیا جا سکتا ہے۔
۴	ج	وقف جائز	ملا کر بھی پڑھا جا سکتا ہے لیکن وقف کرنا بہتر ہے۔

۵	ز	وقف مجوز	ملا کر پڑھنا بہتر ہے لیکن ٹھہرنا جائز ہے۔
۶	ص	وقف مرخص	وقف کرنے کی رخصت واجازت دی گئی ہے۔ مگر اس شرط کیساتھ کہ دوبارہ ایک لفظ کو پہلے سے دوہرا کر شروع کرے۔
۷	صل	قد یوصل	یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
۸	صلی	الوصل اولیٰ	ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ اگرچہ وقف کرنا بھی غلط نہیں ہے۔
۹	ق	قِیل علیه الوقف	ق قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے یہاں نہیں ٹھہرنا چاہئے۔
۱۰	قف	وقف ضروری	یہ علامت ہے کہ یہاں وقف ہونا چاہئے۔
۱۱	س	سکتہ	یہاں قدرے ٹھہر کر آگے بڑھنا چاہئے لیکن سانس نہ ٹوٹے۔
۱۲	وقفہ		لمبے سکتہ کی نشانی ہے یہاں سکتہ کی بنسبت زیادہ ٹھہرنا چاہئے مگر سانس نہ توڑے
۱۳	لا		اگر آیت کے درمیان ہو تو وقف نہیں کرنا چاہئے اور اگر آخر آیت پر ہو تو وقف اور وصل دونوں کا اختیار ہے۔
۱۴		معانقہ	دو لفظوں یا عبارتوں کے قبل یا بعد یہ علامت ہوتی ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک پر وقف ضروری ہے۔

دعای ختم قرآن

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

اَللّٰهُمَّ اشرَح بِالقُرآنِ صَدرِی وَ استَعمِل بِالقُرآنِ بَدَنِی

وَ نَوِّر بِالقُرآنِ بَصَرِی وَ أَطلِق بِالقُرآنِ لِسانِی

وَ أَعِنِّی عَلَیهِ ما أَبقَیتَنِی فَإِنَّهُ لا حَولَ وَ لا قُوَّةَ إِلَّا بِکَ

اَللّٰهُم إِنّي أَسئَلُکَ إِخباتَ المُخبِتِینَ وَ إِخلاصَ المُوقِنِینَ

وَ مُرافَقَةَ الأَبرارِ وَ استِحقاقَ حَقائِقِ الإِیمانِ

وَ الغَنِیمَةَ مِن کُلِّ بِرٍّ وَ السَّلامَةَ مِن کُلِّ إِثمٍ

وَ وُجُوبَ رَحمَتِکَ وَ عَظائِمَ مَغفِرَتِکَ

وَالفَوزَ بِالجَنَّةِ وَ النَّجاةَ مِنَ النّارِ.

بحار الانوار، ج۹۲، ص۲۰۹، ح۶

خدایا! ہمیں توفیق دے کہ ہم امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بنیں، نہ کہ تاخیر کا۔

خیرکم من تعلم القرآن و علمہ

تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

NOOR ISLAMIC MISSION

DELHI (INDIA)

noorislamicmission@yahoo.com